"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریک جدید ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

تبوک ۱۳۵۷ ہش ستمبر ۱۹۷۸ء

ایڈیٹر
نورالدین منیر ایم۔اے

حضرت مرزا غلام احمد علیہ السلام بانیٔ سلسلہ احمدیہ (۱۸۳۵-۱۹۰۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار وکیل کی گواہی

"کیریکٹر کے لحاظ سے مرزا صاحب کے دامن پر سیاہی کا چھوٹے سے چھوٹا دھبہ بھی نظر نہیں آتا۔ وہ ایک پاکباز کا جینا جیا اور اس نے ایک متقی کی زندگی بسر کی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کی ابتدائی زندگی کے پچاس سالوں نے بلحاظ اخلاق وعادات ... اور کیا بلحاظ خدمات وحمایتِ دین مسلمانانِ ہند میں ان کو ممتاز و برگزیدہ اور قابلِ رشک مرتبہ پر پہنچا دیا۔"

"مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبولِ عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اس لٹریچر کی قدر و قیمت آج جبکہ وہ اپنا فرض پورا کر چکا ہے ہمیں دل سے تسلیم کرنی پڑتی ہے ... آئندہ امید نہیں کہ ہندوستان کی مذہبی دنیا میں اس شان کا شخص پیدا ہو۔" (اقتباس از اداریہ بعنوان "موتِ عالم" اخبار وکیل امرتسر مئی ۱۹۰۸ء — نوٹ:- یہ اخبار حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے زمانہ میں اسلامی اخباروں میں سب سے زیادہ متین اور وقیع اور بلند پایہ اخبار تھا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"

(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

ماہنامہ تحریکِ جدید ربوہ

تبوک ۱۳۵۷ھ ش

(ستمبر ۱۹۷۸ء)

مدیرِ اعلیٰ:-

نور الدین منیر ایم۔اے

ادارۂ تحریر:-

بشارت احمد بشیر ایم۔اے

محمد شفیق قیصر شاہد

بدلِ اشتراک:-

پاکستان:- پانچ روپے

پرچہ ھٰذا:- پچاس پیسے

ترتیب

- احمدیت کے ذریعہ دُنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی مہم۔ (اداریہ) صـ۲
- نظم صـ۴
- فرانکفورٹ سے ایک مکتوب اور اس کا جواب۔ صـ۶
- مکرم مولانا محمد صادق صاحب مبلغِ انڈونیشیا، ملائشیا و سنگاپور صـ۱۰
- تبصرہ صـ۱۷
- اشتہارات صـ۱۸

پبلشر:- عبداللطیف خان

پرنٹر:- سیّد عبدالحی

مطبع:- ضیاء الاسلام پریس ربوہ

مقامِ اشاعت:- دفتر ماہنامہ تحریکِ جدید

دفاتر تحریکِ جدید انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ

تاریخ اشاعت:- ہر ماہ کی دس تاریخ

رجسٹرڈ نمبر ایک:- ۷۶۷۶

فون نمبر:- ۷۶۷۶

کتابت:- حمید الدین

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۱۵ | ماہنامہ تحریک جدید ربوہ | شمارہ ۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تبوک ۱۳۵۷ھ
ستمبر ۱۹۷۸ء

اداریہ

احمدیت کی ذریعہ دنیا بھر میں غلبۂ اسلام کی مہم

نور الدین منیر ایم اے

حضرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اور خدا تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت آج سے تقریباً پون صدی پیشتر یعنی ۱۸۸۹ء میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے غلبۂ اسلام کی ایک ولولہ انگیز مہم کا آغاز فرمایا۔ یہ وہ وقت تھا کہ اسلام ہندوستان میں بے یار و مددگار رہ گیا تھا۔ عیسائیت اور دیگر مذاہب نے اس پر بے پناہ یلغار کر رکھی تھی اور مسلمان اپنی سیاسی عظمت کو کھو کر بہت بُری طرح احساسِ کمتری کا شکار تھے ان میں عیسائیت، دہریت اور ہندو مت کے مقابلہ کی تاب نہ تھی اور وہ اسلام کی مدافعت کرنے سے بالکل لاچار تھے۔ ہر طرف یہ شور تھا کہ اسلام کی کشتی اب ڈوبی اور اب ڈوبی۔ مسلمانوں کے لاکھوں گھرانے عیسائیت کی گود میں جا چکے تھے حتیٰ کہ ان کے متعدد جید علماء بھی مثلاً پادری عماد الدین، عبداللہ آتھم، سراج الدین وغیرہ

اسلام کے اس تاریک دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسے از سرِ نو سربلند کرنے کا عزم

کیا اور ایسے دلائل مہیّا کر دئے کہ کوئی دین اس کا مقابلہ نہ کر سکے۔ آپ نے ایسی جماعت کی بنیاد رکھی جو دین کو دُنیا پر مقدم رکھنے کا اقرار کرے اور اشاعتِ اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانیاں نہایت ذوق و شوق سے دے۔ چنانچہ آپ کی جماعت نے اِس بارِ امانت کو بڑے حوصلہ سے اُٹھایا اور غلبۂ اسلام کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دی۔ اِس کا ثبوت وہ احمدیہ تبلیغی مراکز اور مساجد ہیں جو اب دُنیا کے کونہ کونہ میں قائم ہیں جو دن رات اشاعتِ اسلام کے مقدس کام میں مصروف ہیں۔ یہ مہم بڑی کامیابی کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے اور اب تو مذہبی بحثوں کا رنگ ہی بدل چکا ہے۔ کہاں وہ دن کہ عیسائی مناد اسلام کو یکسر مٹا دینے کے دعوے کر رہے تھے اور کہاں یہ دن کہ وہ احمدی مسلمانوں سے تبادلۂ خیال کرنے کی بھی ہمّت نہیں پاتے۔

احمدیت نے یہ کامیابی بڑی قربانیاں دے کر حاصل کی ہے۔ احمدی مبلّغوں نے بڑی مشکلات کا سامنا کیا ہے۔ وطن اور عزیز و اقارب سے دُور رہ کر بھوکے بھی رہے ہیں پیاسے بھی۔ ماریں بھی کھائی ہیں اور ظلم سے بچنے کے لئے جنگلوں میں پناہ بھی لی ہے۔ کئی ایک نے شہادت کے جام بھی پئے ہیں۔ ان مشکلات میں وہ خدا تعالیٰ کی مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے قرآن شریف کے ذریعہ جہاد میں مصروف رہے حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں کو بار آور کیا اور اب دُنیا بھر میں احمدیہ مشن مستحکم ہو چکے ہیں اور بڑی کامیابی سے اشاعتِ اسلام کا فریضہ ادا کر رہے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مختلف ممالک میں احمدیہ تبلیغی مراکز کے قیام اور استحکام کی تاریخ بڑی دلچسپ اور ایمان افروز ہے اور آنے والی نسلوں کے لئے بڑی سبق آموز۔ اسی امر کے مدِّ نظر "تحریکِ جدید" کے کالموں میں اِس تاریخ کو مختصر طور پر دوہرانے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اِسی پرچہ میں انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کے قیام کے مختصر حالات دئے گئے ہیں۔

انڈونیشیا کے جزائر میں سب سے پہلے ۱۹۲۵ء میں جناب مولانا رحمت علی صاحب گئے اور وہاں انہوں نے ۲۵ برس تک اسلام کی تبلیغ کی۔ عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ انڈونیشیا خالصتاً مسلمانوں کا ملک ہے حالانکہ اس میں بھی عیسائیت نے مدتوں اپنے دین کی اشاعت کی ہے اور کثیر تعداد میں مسلمانوں کو عیسائی بنایا ہے۔ جب مولانا رحمت علی صاحب یہاں پہنچے تو عیسائیت کی تبلیغ زوروں پر تھی اور اِس امر کا سہرا احمدی مبلّغوں کے سر ہی ہے کہ اِس ملک میں بھی عیسائیت کا پرچم سرنگوں ہو گیا۔ اِس پرچہ میں انڈونیشیا میں احمدیہ مشن کے قیام کا مختصر خاکہ دیا گیا ہے جسے انشاء اللہ چند اَور قسطوں کی صورت میں مکمل کرنے کی کوشش کی جائیگی اور اس کے بعد باری باری دیگر تبلیغی مراکز کے حالات بھی پیش کئے جائیں گے۔ وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دینِ اسلام ہوگا پھر مقبول

(محترم قیس مینائی صاحب۔ کراچی)

اپنے اللہ اور نبی کے لئے — اپنی صد سالہ جوبلی کے لئے
وسعتِ قلب سے لٹا کر زر — دوستو! نعمتوں سے بھر لو گھر
جشنِ صد سالہ آگیا ہے قریب — ہوں گے ظاہر کرشمہ ہائے عجیب
"ناصر الدین" منیب ہے یارو! — فتح و نصرت قریب ہے یارو!
عَلَمِ دِیں اُڑے گا عالَم پر — فوجِ تثلیث ہو گی زیر و زبر
ناصر الدین کے عہد ہی میں ضرور — ہو گا حق پھر مظفّر و منصور
ہو گی باطل کو پھر شکستِ فاش — ہو گی ہر کس کو راہِ حق کی تلاش
اہلِ تثلیث ہوں گے کر کے سلام — فوج در فوج داخلِ اسلام
دینِ اسلام ہو گا پھر مقبول — چین جاپان بھی کریں گے قبول
دہریت ہو چلی ہے پھر بے جان — پھر مُسلمان ہو گا ترکستان

کاشغر، تاشقند و بلخ و بخش — چھوڑ جائیں گے دہریت کی روش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کر کے الحاد و دہریت کو سلام — رُوس بھی ہو گا مصطفےٰ کا غلام

روس بھی جامِ احمدی پی کر — مئے عشقِ محمدیؐ پی کر

ہو گا مستِ الست و شیدائی — کہتا ہے قلبِ قیس مینائی

ہے یہ پیشگوئیِ مہدی — پوری ہونے کو ہے یہ اب جلدی

نُورِ فرقاں سے ہو گا روشن تر — ہوں گی کافور ظلمتیں یکسر

کر کے شیک ہینڈ لیں گے ہم انگلینڈ — لیں گے اسپین، جرمنی، ہالینڈ

جا کے برسائیں گے فرانس میں ہم — علمِ قرآں کی بارشِ پیہم

جشنِ صد سالہ کا حسیں پرچم — اُڑنے والا ہے بر سرِ عالم

مال دیں ہمتوں سے بڑھ چڑھ کر — فتح و نصرت کا دیکھیں پھر منظر

جلد کر کے ادائیگی سب دوست — جشن کی دیکھیں پھر خوشی سب دوست

حیّ و قیّوم و قادر و مولا — جشنِ صد سالہ اِس کو بھی دکھلا

دیکھ لے یہ بھی جشن کی خوشیاں — اِس کے بھی رُوح و قلب ہوں شاداں

قیس مینائی کو بھی دے توفیق — جشن کا دے اِسے بھی جامِ رحیق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرانکفورت سے ایک مکتوب اور اس کا جواب

(غلام باری سیف)

محمد رفیق صاحب طارق جرمنی سے لکھتے ہیں :-

ایک حدیث شریف سُنی تھی مگر تحقیق کے نظریے سے حدیث کے الفاظ دریافت کرنا پسند کرتا ہوں تحریر فرما کر ممنون فرماویں۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہؓ کے ساتھ ایک بستی کے پاس سے گذر رہے تھے کہ گانے بجانے کی آواز آئی۔ آپؐ نے اپنے کانوں میں اُنگلیاں لے لیں یہاں تک کہ بستی کے علاقے کا سفر ختم ہو گیا۔ پھر چند دنوں کے بعد دوبارہ اُس بستی کے پاس سے گذر ہوا تو آپ نے دوبارہ کانوں میں اُنگلیاں لے لیں۔ بستی کا علاقہ ختم ہوا تو اُنگلیاں نکال لیں اِس حدیث کے مکمل الفاظ تحریر فرماویں۔

(۲) قرآن پاک کے ظاہری ادب و آداب اور ظاہری تعظیم و تکریم سے متعلق رسولِ خدا کے ارشادات۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ دل میں عزت کافی ہے ظاہری تعظیم و تکریم کی کوئی ضرورت نہیں۔

جواب :-

آپ نے جس حدیث کا ذکر کیا ہے یہ ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغناء میں آئی ہے کہ

"حضرت ابنِ عمرؓ اپنے غلام نافع کے ساتھ کہیں جا رہے تھے کہ انہوں نے سازِ یعنی بانسری کی آواز سُنی تو اپنے کانوں میں اُنگلیاں ڈال لیں اور راستہ کو چھوڑ دیا یعنی دُور ہو گئے۔ کچھ دیر بعد اپنے غلام نافع کو کہا کیا کچھ سُن رہے ہو؟ نافع نے نفی میں جواب دیا یعنی آواز آنی بند ہو گئی تھی تب حضرت ابنِ عمرؓ نے بھی اپنے کان سے انگلیاں نکالیں اور فرمایا کہ میں ایک بار حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا تو آپؐ نے ایسا ہی کیا۔"

دیلمی کی حدیث میں رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ساز وغیرہ کو مزامیر الشیطان کہا ہے اور بزاز اور ابن مردویہ میں ایک حدیث میں ساز کے ساتھ گانے کی آواز کو ملعون آواز کہا ہے اور ابن مردویہ میں ابوامامہ کی روایت ہے کہ ایسے گانے والے کے کندھوں پر شیطان مسلط کیا جاتا ہے۔ گویا اسے شیطانی خبط قرار دیا۔

ابوداؤد کے باب الغناء میں یہ حدیث

بھی آئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک خنثیٰ کے ہاتھ پاؤں میں مہندی لگی دیکھی دریافت فرمایا یہ کیا؟ عرض کی گئی کہ عورتوں سے مشابہت اختیار کی ہے۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے مدینہ سے نکال دیا جائے۔ اور یہ تو واضح ہی ہے کہ خنثیٰ کیا کرتے ہیں ان کا پیشہ گھروں میں جا کر ناچنا گانا ہی تو ہے۔

اسی باب میں یہ حدیث بھی ہے کہ مشہور صحابی معوذ کی بیٹی ربیع کے رخصتانہ کے موقع پر چھوٹی بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں۔ انہوں نے گاتے گاتے جب یہ کہا کہ ہم میں نبی ہے جو جانتا ہے کل کیا ہوگا تو آپ نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ وہی جنگ بدر کے واقعات جو گا رہی تھیں گاتی رہو گویا شادی بیاہ کے موقع پر چھوٹی بچیاں پاکیزہ اشعار گا سکتی ہیں بڑی بچیاں نہیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ملفوظات میں یہ فرمایا ہے لیکن مردوں کو یہ گانے نہیں سننے چاہئیں۔

ابو داؤد میں اسی مقام پر حاشیہ میں ابو وائل سے مروی یہ حدیث بھی درج ہے کہ

الغناء ینبت النفاق فی القلوب

کہ گانا دل میں نفاق پیدا کرتا ہے۔ یہاں نفاق کے وہی معنے ہیں جو بخاری میں حضرت حنظلہ سے آئے ہیں کہ دل کی حالت اس نیکی اور تقویٰ والی نہیں رہتی جو پاک مجلسوں میں بیٹھنے سے ہوتی ہے۔ یہ شغل مذہبی جماعتوں کی ترقی کے دنوں کے نہیں تنزل کے زمانوں کے ہیں۔ ترمذی ابواب الفتن میں حدیث ہے کہ جب تم دیکھو امانت کو ہڑپ کیا جاتا ہے۔ زکوٰۃ کو چٹی سمجھا جاتا ہے۔ مرد اپنی عورت کا وفادار ہے اور ماں کا نافرمان مسجدوں میں شور ہو۔ قبیلہ کا سردار فاسق آدمی ہے شراب پی جاتی ہے۔ کنچنیاں رکھی جاتی ہیں تو پھر تم قیامت یعنی ان کے تنزل کے منتظر رہو۔

ہاں مردوں کا اچھی آواز سے پاکیزہ اشعار اور قرآن پڑھنا منع نہیں ہے لیکن اس کے متعلق بھی لکھا ہے کہ رتل القرآن ترتیلا۔ حضرت علیؓ نے اس کے یہ معنے کئے ہیں کہ اس کو واضح کر کے اس کے عجائبات پر ٹھہر ٹھہر کر پڑھا جائے نہ کہ اشعار کی طرح گا گا کر (حکم الاسلام فی الغناء از محمد الحامد صـ۲۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عورتوں کے گانے مردوں کو سننا اس لئے مناسب اور جائز نہیں کہ اس سے جنسی جذبات بھڑکتے ہیں اور جنسی جذبات کو ضبط میں رکھنا مذہب کا منشا ہے اور مغرب اس ہیجان کی افزائش چاہتا ہے۔

حضرت مصلح موعودؓ کے اس مصرعہ پر بھی نظر رہے ع

دوستو ہرگز نہیں یہ ناچ اور گانے کے دن

کون آئس کریم

نفیس عمدہ ذائقہ بچوں کی دل پسند

فہیم احمد سٹوڈنٹ اون چوائس۔ گولبازار۔ ربوہ

دوسرا سوال آپ نے قرآن مجید کی ظاہری تعظیم کے بارے میں دریافت فرمایا ہے۔ یاد رکھئے ہر چیز کا ایک چھلکا یعنی ظاہر ہوتا ہے اور ایک مغز۔ اگر چھلکا محفوظ نہ رہے تو مغز بھی محفوظ نہیں رہتا۔ باطنی تعظیم کے ساتھ ظاہری تعظیم بھی ضروری ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے پوچھا گیا "اگر قبلہ شریف کی طرف پاؤں کر کے سویا جائے تو جائز ہے کہ نہیں" فرمایا کہ یہ ناجائز ہے کیونکہ تعظیم کے برخلاف ہے" (ملفوظات جلد ۷ صفحہ ۱)

احادیث میں آتا ہے کہ جب قضائے حاجت کے لئے جاؤ تو قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ نہ ہو حالانکہ قبلہ نظر سے اوجھل ہے۔ آپ سے سینکڑوں اور بعض روایات پر ہزاروں میل دور ہے۔ ترمذی میں حدیث ہے کہ بعض صحابہؓ شام گئے تو وہاں بیوت الخلاء کی تعمیر اس طرح ہوئی تھی کہ پشت قبلہ رُخ ہوتی تھی۔ تو صحابہؓ کہتے ہیں ہم اُس طرف یعنی قبلہ کی طرف منہ نہ کرتے تھے اور استغفار کرتے تھے (ترمذی ابواب الطہارۃ باب فی النہی عن استقبال القبلۃ بغائط او بول) کیا قرآن قبلہ سے کم محترم ہے کہ اس کی ظاہری تعظیم سے لاپرواہی برتی جائے۔

بخاری اور مسلم دونوں کتب میں کتاب الجہاد میں یہ حدیث آئی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ دشمن کے علاقہ میں قرآن لے کر نہ جاؤ شارحین حدیث نے اس حکم کی وجہ یہی بیان فرمائی ہے کہ مبادا قرآن مجید کی ہتک ہو۔ دشمنوں سے بھی اس کی ظاہری ہتک کا خیال تھا لیکن واہ تاکہ آج نام نہاد صاحب قرآن مسلمان یہ بحث کرے کہ اس کی ظاہری تعظیم کا کوئی حکم نہیں۔ اس کے علاوہ محدثین نے باب باندھے ہیں کہ قرآن کو اگر صحت سے پڑھا جائے تو باوضو پڑھنا ہی مناسب ہے کہ قرآن کی آیت ہے لا یمسہ الا المطہرون کہ پاک حالت میں ہی چھونا چاہیئے۔ حائضہ عورت کو بھی اسلئے قرآن پڑھنا اور اس کو چھونا منع ہے۔ یہ احکام بھی اس کی ظاہری تعظیم پر دال ہیں۔

روایت ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بچے مبارک احمد جو حضور کو بہت پیارے تھے ایک دن حضرت ام المومنینؓ سے کسی چیز کا مطالبہ کر رہے تھے۔ اس وقت حضرت ام المومنین قرآن پڑھ رہی تھیں۔ میاں مبارک احمد کسی چیز کے لئے ضد کر رہے تھے۔ اس ضد میں انہوں نے قرآن کو ہاتھ لگایا قریب تھا کہ قرآن گر جائے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ منظر دیکھ لیا۔ آپ بہت تیزی سے آئے اور مبارک احمد کو ایک تھپڑ مارا کہ قرآن مجید کی بے حرمتی کرتے ہو حالانکہ حضور بچوں کو مارنے کے سخت خلاف تھے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دوسری روایت یہ ہے کہ ایک روز لسی نے دیکھا حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ نے کتابوں کو اس ترتیب سے رکھا ہوا تھا کہ اوپر قرآن نیچے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اور اس کے نیچے شاہ ولی اللہ صاحبؒ کی

کتاب حجۃ اللہ البالغہ۔ اس نے پوچھا حضور یہ اتفاقاً ترتیب ہو گئی یا عمداً۔ آپ نے فرمایا عمداً۔

میرے اِس بیان سے معلوم ہوا کہ شعائر اللہ کی ظاہری تعظیم بھی ضروری ہے۔ قرآن مجید کی آیت ہے ومن یعظم شعائر اللہ فانھا من تقوی القلوب (الحج آیت ۳۳) کہ جو اللہ کے نشانات (شعائر) کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اس کے دل کے تقویٰ کی علامت ہے۔ اور اِسی سُورت میں فرمایا

ومن یعظم حُرمٰتِ اللہ فھو خیرٌ لّہٗ۔ (الحج آیت ۳۱)

کہ جو شخص اللہ کی مقرر کردہ عزّت والی جگہوں کی تعظیم کرتا ہے تو یہ اُس کے لئے بہتر ہے۔ اور اُوپر کی آیت میں تو ذکر بھی قربانی کے جانوروں کا ہے۔

پس وہ مقامات جہاں خدا کے نشانات ظاہر ہوئے۔ وہ افراد جو خدا کی پیشگوئی کے ماتحت پیدا ہوئے۔ وہ چیزیں جو خدا نما ہیں اُن کی ظاہری تعظیم بھی ضروری ہے اور قرآن کو بھی خدا نما کہا گیا ہے۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ قرآن کی باطنی تعظیم تو ہو اُس پر عمل بھی ہو۔ اُسے خدا کا کلام بھی سمجھا جائے لیکن اس کی ظاہری تعظیم سے دل اور ہاتھ عاری ہوں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ؎

دل میں ہو عشقِ صنم لب پہ مگر نام نہ ہو

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اِس فقرہ پر بھی غور فرمائیے "جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت پائیں گے"

(کشتی نوح)

آپ کا یہ شعر تو آپ نے کئی بار سُنا ہو گا ؎

دِل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چُوموں
قرآں کے گِرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

واللہ اعلم بالصواب و الیہ المرجع والماٰب۔

ہر قسم کی پراپرٹی کی خرید و فروخت کے لئے تشریف لائیں
کنسٹرکٹرز اینڈ پراپرٹی ڈیلرز زرمت بازار
ریلوے روڈ۔ ربوہ۔
پروپرائٹر شریف احمد جاوید بھٹی

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ
گلوب لکر کارپوریشن
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ۔ راوی روڈ۔ لاہور
پر تشریف لائیے
فون نمبر ۶۰۲۲۰ / ۵۳۴۲۰
رہائشی ۶۲۹۳۰ ÷ فیکٹری رچنا ٹاؤن ۷۱۰۷۰۰
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ
رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مولانا محمد صادق صاحب مبلغ انڈونیشیا ملائشیا و سنگاپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(غلام باری سیف)

تعارفی کلمات

گجرات کا خطّہ مردم خیز ہے۔ اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں اِس خطّہ نے حضرت مولوی امام الدین صاحبؓ آف گولیکی، حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی اور مکرم مولانا محمد صادق صاحب جیسے جیّد عالم پیدا کئے۔

محترم مولانا محمد صادق صاحب کی عمر اِس وقت ۶۹ سال ہے اور اب بھی وہ اپنے امام کے حکم پر اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے دیارِ غیر جانے کے لئے بیتاب ہیں۔ آپ نے ابتدائی تعلیم کنجاہ (گجرات) میں حاصل کی اس کے بعد ڈیڑھ دو سال تک حضرت مولانا امام الدین صاحب گولیکی سے قرآن مجید کا ترجمہ اور دینی تعلیم حاصل کی۔ ۱۹۲۲ء میں آپ نے مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخلہ لیا اور ۱۹۲۸ء میں پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کی سند حاصل کی۔ آپکو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہم جماعت ہونے کا شرف بھی حاصل ہے۔ اور راقم الحروف نے اپنے کانوں سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے خطاب میں جو عباءِ خلافت پہننے کے بعد پہلا خطاب آپ نے فرمایا مولوی صاحب کے متعلق "میرے دوست" کے الفاظ سُنے۔ مولوی فاضل کے بعد جامعہ احمدیہ میں جو پہلی مبلغین کلاس جاری ہوئی آپ اُس کے طالب علم تھے۔ مبلغین میں آپ نے حضرت حافظ روشن علی صاحبؓ، حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحبؓ، حضرت میر محمد اسحٰق صاحب جیسے جیّد علماء کے سامنے زانوئے تلمذ تہ کئے۔

انڈونیشیا کو روانگی

نومبر ۱۹۳۰ء بروز جمعرات قادیان سے مولانا رحمت علی صاحب کے ساتھ آپ کو انڈونیشیا بھجوایا گیا۔ حضرت مولوی رحمت علی صاحبؓ دوسری بار انڈونیشیا جا رہے تھے اور آپ پہلی بار ملک سے باہر جا رہے تھے۔ آپ نے بتایا مرکزِ سلسلہ دارالہجرت ربوہ سے باہر جانے والے آپ پہلے مبلغ تھے۔ پانچ بار آپ اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیرونِ ملک گئے اور پچیس برس تک دیارِ غیر میں آپنے غلبۂ اسلام کی مہم میں حصّہ لیا۔

پیرانہ سالی میں جواں ہمتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگرچہ جنوری ۱۹۷۶ء میں آپ پر دل کا حملہ ہوا اور حال ہی میں آنکھ کا اپریشن کروانا پڑا لیکن آپ نوجوانوں کی طرح کام کرتے ہیں۔ آنکھ کے اپریشن سے پہلے آپ نے سورہ کہف کی تفسیر فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کا عربی ترجمہ کیا اور سورہ بنی اسرائیل کا عربی ترجمہ کر رہے تھے کہ آنکھ کا اپریشن کروانا پڑا۔

آپ قرآن مجید کا ترجمہ انڈونیشین زبان میں کر چکے ہیں اب اس پر نظر ثانی کرنے والے ہیں۔ اسکی اشاعت معرض التوا میں اس لئے رہی کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت قرآن مجید کی تفسیر کے کام کو مقدم کرنا پڑا۔ چنانچہ دس پاروں کی تفسیر اس وقت تک انڈونیشیا میں شائع ہو چکی ہے۔

انڈونیشیا میں ایک کتاب "امام مہدیؑ" کے نام سے ہمارے خلاف شائع ہوئی آپ اس کا قسط وار جواب دے رہے ہیں جو انڈونیشیا کے ایک مجلّہ میں شائع ہو رہا ہے۔ اسی طرح "خاتم النبیین" کے نام سے آپ ایک کتاب تالیف فرما رہے ہیں یہ کتاب نبوت کے بارے میں اصول بحث، نبوت کی تعریف، وصف نبوت اور نبوت پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل ہو گی۔ دو سو صفحات کے قریب آپ لکھ چکے ہیں۔

میرے اس سوال کے جواب میں کہ اب اس پیرانہ سالی اور بیماری میں آپ کیسے اشاعت اسلام کا کام کر سکیں گے؟ آپ نے فرمایا اللہ کا فضل ہی ہے جو کام کا موقع دیتا ہے اور مجھے امید ہے کہ وہ میرے شامل حال رہے گا۔ اب بھی میں بیٹھا بیٹھا کام تو کرتا ہی ہوں۔

انڈونیشین افراد اور حکام کا رویہ

میرے اس سوال کے جواب میں کہ کیا وہاں کے علماء بھی ایسا ہی رویہ جماعت کے متعلق رکھتے ہیں جیسا کہ یہاں کے مخالف علماء؟ آپ نے فرمایا بے شک وہاں بھی مخالفت ہے لیکن اس کے باوجود وہ لوگ ملنسار ہیں۔ ایسا نہیں ہوا کہ غلط تعصب کی وجہ سے وہ ملاقات سے ہی انکار کر دیں ہم مخالف سے ملنے اس کے گھر چلے گئے۔ باہم گفتگو ہوئی تو وہ رام ہو گیا۔ حکومت کو بھی بعض دفعہ غلط اطلاعات سے بدظن کرنے کی کوشش کی۔ میں نے حکام بالا سے مل کر صحیح حالات بتائے اور بفضلہ تعالیٰ معاملہ درست ہو گیا۔ ایک بار ملائشیا میں شدید مخالفت شروع ہو گئی۔ میں نے قادیان میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اصفہانی کی غرض سے حالات عرض کئے تو آپ نے فرمایا "دورہ پر چلے جائیں۔ امراء، علماء، تجار اور پیشہ ور لوگوں اور بڑے بڑے افسروں سے دوستانہ تعلقات قائم کریں" فرمایا میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ

کے ارشاد پر عمل کیا تو سو میں سے نوّے علماء نے کہا کہ ہمیں احمدیت کا علم نہ تھا ہم نے لاعلمی میں ایسا کیا۔ میرے ایک سوال کے جواب میں مجاہد اسلام نے بتایا کہ انڈونیشیا میں احمدیت کی اشاعت میں سب سے ممدّ دوستانہ تعلقات کا پیدا کرنا ہی ہوا۔ اس کے علاوہ وہاں سے اخبار نکالنا اور غیر از جماعت احباب سے سچّی ہمدردی۔ اس پر آپ نے ایک واقعہ سنایا کہ کس طرح ایک غیر از جماعت عورت کی تعزیت کے لئے ہم اُن کے گھر گئے اور وہاں دیر یہ خیالات کے افراد سے ملاقات ہوئی اور یہ ملاقات پھر راہ و رسم کی صورت اختیار کر گئی اور ان میں سے بائیس افراد نے ایک وقت میں احمدیت قبول کی۔ آپ نے فرمایا مبلّغ کا فرض ہے کہ وہ مبتلائے آلام افراد خواہ وہ جماعت کے ہوں یا غیر از جماعت کے کام آئے اور ان کے لئے دعا کرے۔

انڈونیشیا کے موجودہ حالات

محترم مولوی صاحب نے ابتدائی تکالیف کا بھی تفصیل سے ذکر کیا۔ آپ نے فرمایا مجھے مرکز سے پچاس روپے ماہوار جو وہاں کے ستائیس گلڈ کے برابر تھے تنخواہ ملتی تھی۔ یہ ایک معمولی رقم تھی اس لئے میں نے مرکز میں لکھا کہ مجھے چار ماہ کا گذارہ اکٹھا بھجوا دیا کریں اور اس سے میرا مقصد یہ تھا کہ نائیجیریا کے لوگوں کو یہ معلوم نہ ہو کہ اسے معمولی گذارہ ملتا ہے۔ اسی رقم میں سے وہ اپنے خورد و نوش، رہائش، مہمان نوازی کے اخراجات کے علاوہ سفر کے اخراجات بھی ادا کرتے تھے اور بعض اوقات آٹھ آٹھ سو میل تک کا بھی سفر کیا اور کرایہ اپنی جیب سے ادا کیا مرکز سے کوئی مطالبہ نہ کیا اس لئے بعض اوقات کئی کئی وقت کے فاقے بھی کاٹنے پڑے صرف پانی وہ بھی گدلا پی کر گذارہ کیا اور سوائے خدا کے کسی کے سامنے اپنی ضرورت کا ذکر نہ کیا لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے انڈونیشیا کی جماعت کی مالی حالت مستحکم ہے انہوں نے اپنا بوجھ خود اٹھا لیا ہے آپ نے بتایا ابتدائی ایام میں ہمارے پاس لٹریچر شائع کرنے کیلئے بھی کچھ نہ تھا مخالفت بھی بہت تھی لیکن اب خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ دقتیں دور ہو چکی ہیں اور میدان صاف ہے۔ اگر ہم اپنی کوششوں کو وہاں مرتکز کر دیں تو اس سے بھی بہت زیادہ بہتر نتائج پیدا ہو سکتے ہیں۔

تجربات کا نچوڑ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میرے اس سوال کے جواب میں کہ آپ کے تجربات کا نچوڑ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا "سچا مبلّغ جو اخلاص سے کام کرنے والا ہو اُس کی زندگی بہت مبارک ہے۔ جو مبلّغ بننے سے کتراتے ہیں انہوں نے سمجھا ہی نہیں کہ یہ زندگی کیسی ہے۔ میری آخری خواہش یہی ہے کہ میری زندگی کا آخری لمحہ بھی دین کی خدمت میں صرف ہو۔ آج رات بھی میں تہجد میں یہی دعا کرتا رہا ہوں۔

آپ نے فرمایا بے شک تنگی اور تکلیف بھی آتی ہے مگر جو خوشی ان کے دور ہونے کے بعد ہوتی ہے

اُس کا بھی کوئی اندازہ نہیں کر سکتا۔" میرا بچہ صداقت جماعت دہم بورڈ سے بھی وظیفہ لے رہا ہے اور فضلِ عمر فاؤنڈیشن سے بھی مَیں نے اسے مبلّغ بنانے کا ارادہ کیا ہے۔

میرا تأثر

محترم مولوی صاحب سے ملاقات کے وقت کئی دفعہ میری آنکھیں تر ہوئیں اور مَیں نے باہر آکر یہ کہا ضرورت ہے کہ ہمارے نوجوان مبلّغین ان تقویٰ شعار، بے نفس، سلسلہ کے فدائی عالم اور پرانے مبلّغین کی صحبت میں کچھ وقت گزاریں اور اِن سے فیض حاصل کریں۔

ذیل میں محترم مولوی صاحب کے خود نوشت حالات میں سے کچھ واقعات پیشِ خدمت ہیں:۔

انڈونیشیا کا محلِ وقوع و آبادی

انڈونیشیا کا علاقہ ہزارہا جزائر پر مشتمل ہے جن میں سے بعض جزائر بڑے اور مشہور ہیں دوسرے چھوٹے چھوٹے ہیں۔ انڈونیشیا کی آبادی دس کروڑ کے برابر ہے عورتوں کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہے عورتوں میں پردے کا رواج نہیں۔

آب و ہوا

آب و ہوا معتدل اور مرطوب ہے گو انڈونیشیا کے علاقہ سماٹرا سے ہی خطِ استواء کا گزر ہوتا ہے اِس لئے گرمی کا زور ہونا چاہیئے لیکن سمندر کے بخارات اُٹھتے رہنے کی وجہ سے اکثر موسلا دھار بارشیں ہوتی رہتی ہیں۔ ستمبر، اکتوبر، نومبر، دسمبر کے مہینے تو برسات کے مہینے کہلاتے ہیں۔ کثرتِ باران کی وجہ سے صرف دھان کی کاشت ہوتی ہے۔ گرم مصالحہ مثلاً سیاہ مرچ، دار چینی، الائچی کے علاوہ چائے اور کافی بہت ہوتی ہے۔ پھلوں میں مختلف قسم کے کیلے اور اناس بہت ہوتے ہیں۔ لوگ عموماً گائے یا بھینس کا گوشت کھاتے ہیں۔ سمندر کی مچھلی وہاں کی بڑی غذا ہے۔

اِنڈونیشیا کے اصل باشندے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انڈونیشیا کے اکثر باشندے جنوبی انڈیا سے وہاں پہنچے تھے وہاں کے اصل باشندے بہت کم ہیں۔ ان کے متعلق معلوم نہیں ہو سکا کہ وہ کہاں سے آئے شکلوں اور جسم کی بناوٹ سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سیلون اور فلپائن کے رہنے والے تھے۔ چونکہ یہ علاقہ بہت زرخیز ہے اِس لئے وہاں دیگر ممالک سے لوگوں کا کھچے آنا ایک طبعی امر تھا۔ چنانچہ دو ہزار سال پہلے چینی اور ہندوستانی باشندوں کا داخلہ اِن علاقوں میں شروع ہوا۔ چونکہ ہندوستانی بہت کثرت سے وہاں پہنچے اِس لئے وہاں ہندو تہذیب قائم ہو گئی جس کا اثر اسلام کی آمد تک قائم اور غالب رہا۔

اِنڈونیشیا میں اِسلام کی آمد

انڈونیشیا کے مؤرخ اِس بات کا بالاتفاق اقرار کرتے ہیں کہ انڈونیشیا میں اسلام کے داخلہ کا صحیح سن کسی صحیح روایت سے ثابت نہیں۔ بعض روایات جو مختلف علاقوں میں سینہ بسینہ چلی آتی ہیں اُن میں باہم

اختلاف ہے جو امر وثوق اور یقین کے ساتھ کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیرھویں صدی عیسوی میں گو ایک محدود علاقہ میں سہی اسلام انڈونیشیا میں داخل ہو چکا تھا۔ انڈونیشیا میں اسلام کی اشاعت ہندوستانی، ایرانی اور عرب سوداگروں کے ذریعہ ہوئی۔ اِس میں اسلام کی فطری تعلیم، عقلی دلائل اور قدرتی شواہد کا بڑا دخل تھا لیکن معلوم ہوتا ہے تربیت کے پہلو پر کما حقہٗ زور نہیں دیا گیا کیونکہ آج تک وہاں ہندوانہ رسوم و رواج نسلاً بعد نسلٍ چلے آتے ہیں۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سولہویں صدی کے ابتداء میں اسلام کی اشاعت پورے زوروں پر تھی۔ پرتگیزوں نے یہاں قابض ہو کر جب معاشی لُوٹ کھسوٹ جاری رکھی تو مسلمان رعایا اور حکمرانوں سے بھی ان کی چپقلش بڑھی اور بعض جگہ لڑائی کی بھی نوبت پہنچی۔ انڈونیشیا کی زرخیزی کی وجہ سے یورپین اقوام نے بھی اِس پر اپنے دندانِ حرص کو تیز کیا اور اِس طرح ڈچوں اور یورپین اقوام میں رقابت نے جنگ کی صورت اختیار کر لی۔ ان یورپین اقوام کی آمد کے ساتھ یہاں عیسائیت کو فروغ حاصل ہوا۔ اٹھارویں صدی کے آخر تک بعض مرکزی شہروں میں عیسائیوں کی تعداد میں کافی اضافہ ہو چکا تھا انیسویں صدی کے آغاز میں راٹرڈم (نیدرلینڈ) سے بہت سے پادری انڈونیشیا میں بھیج دئے گئے اور کوشش یہ تھی کہ انڈونیشیا کے تمام باشندوں کو عیسائی بنا لیا جائے مسلمانوں میں ان کا مقابلہ کرنے کے لئے کوئی تنظیم نہ تھی لیکن خدائے ذوالعرش کی طرف سے اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا آغاز ہونیوالا تھا۔ پھر ایک بار دُنیا کو دکھایا جانیوالا تھا کہ اسلام ایک تبلیغی مذہب ہے اور وہ ایک ایسی صداقت ہے کہ باطل اس کے مقابل ٹھہر نہیں سکتا۔ قادیان کی بستی میں ایک رُوح تڑپ تڑپ کر خدا سے یہ دعا کر رہی تھی ؎

دیکھ سکتا ہی نہیں مَیں ضعفِ دینِ مصطفےٰؐ
مجھ کو کر دے میرے سلطاں کامیاب و کامگار

یا الٰہی فضل کر اسلام پر اور خود بچا
اِس شکستہ ناؤ کے بندوں کی اب سُن لے پکار

وہ خدا سے یہ التجاء کر رہا تھا ؎

اے خدا زود آ و بر ما آبِ نصرت ہا ببار
یا مرا بردار یا رب زیں مقام آتشیں

اے خدا اب جلد مدد کو آ اور اپنی نصرت کی بارش مجھ پر برسا۔ اگر میری یہ دعا منظور نہیں تو پھر مجھے دُنیا سے اُٹھا لے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا نے اِس رُوح کی تڑپ کو دیکھا اُس کی آہ و زاری کو سُنا اور اسے اسلام کے غلبہ کے لئے چُن لیا۔

اِنڈونیشیا میں احمدیت

۱۹۲۳ء میں چند سعید الفطرت اور سلیم الطبع انڈونیشین نوجوانوں کے دل میں تحریک پیدا ہوئی کہ وہ ہندوستان میں آکر تعلیم حاصل کریں۔ وہ کلکتہ، لکھنؤ، لاہور سے ہوتے قادیان پہنچے۔ خدا کی تقدیر نے انہیں منتخب کر لیا۔ سعادت جیل نے معاونت کی۔ انہوں نے

نہ صرف احمدیت کو قبول کیا بلکہ خط و کتابت کے ذریعہ
انڈونیشیا میں تبلیغ بھی شروع کر دی۔ انہوں نے حضرت
خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں درخواست
کی جہاں دیگر اکنافِ عالم میں مبلغین بھیجے جا رہے ہیں وہاں
انڈونیشیا میں بھی مبلغ بھجوایا جائے چنانچہ حضور نے
اگست ۱۹۲۵ء میں محترم مولانا رحمت علی صاحب کو انڈونیشیا
روانہ فرمایا۔ وہ اچیہ (ACHEH) کی ایک چھوٹی سی
بستی TAPTUAN میں وارد ہوئے۔ خدا کے
مقرر کردہ خلیفہ کا یہ انتخاب تھا۔ وہاں پہنچتے ہی اللہ تعالیٰ
نے مولانا رحمت علی صاحب کو اپنی نصرت سے نوازا اور
چند ہی ماہ میں ایک اچھی خاصی جماعت قائم ہو گئی۔ فروری
۱۹۲۶ء میں محترم مولانا رحمت علی صاحب سماٹرا کے
مشہور شہر اور بندرگاہ پاڈانگ میں چلے گئے۔ ان کے
وہاں پہنچنے پر بڑی مخالفت ہوئی لیکن خدا تعالیٰ نے مولانا
رحمت علی صاحب کی تائید فرمائی اور وہاں جلد ہی ایک
اچھی، بڑی اور مخلص جماعت قائم ہو گئی۔ بڑے بڑے تاجر،
تعلیمیافتہ، حکومت کے عہدیدار اِس جماعت کے ممبر تھے
پاڈانگ کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی جماعتیں قائم
ہونے لگیں۔ کئی طالبِ علم وہاں سے تحصیلِ علم کی غرض سے
قادیان پہنچے۔ مولانا رحمت علی صاحب نے ماہوار ٹریکٹ
اقبال الحق باقاعدہ نکالنا شروع کیا۔ چار سو صفحات پر مشتمل
ایک کتاب "اظہار الحق" شائع کروائی جس میں احمدیت
کے تمام مسائل اور مخالفین کے اعتراضات کے جوابات
دیئے۔ ۱۹۲۹ء میں مرکزِ سلسلہ قادیان میں آپ نے مراجعت
فرمائی تو آپ کے ساتھ انڈونیشیا سے کئی افراد مرکز کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیارت اور حضور کی ملاقات کے لئے قادیان آئے

میری انڈونیشیا کو روانگی

۱۹۳۰ء میں جب محترم مولانا رحمت علی صاحب
کو دوبارہ انڈونیشیا جانے کا حکم ہوا تو حضور کی خدمت
میں اپنی معاونت کے لئے ایک مبلغ بھجوانے کی درخواست
کی۔ حضور نے اِس درخواست کو قبول فرماتے ہوئے مجھے
(محمد صادق) کو انڈونیشیا جانے کا ارشاد فرمایا۔ روانگی
کے وقت حضور نے مجھے یہ نصائح فرمائیں:۔

(۱) مولوی رحمت علی صاحب تمہارے امیر ہیں
انکی فرمانبرداری کرنا (۲) سب سے پہلے زبان سیکھنے کی
کوشش کرنا (۳) اُن لوگوں کی عادات کا مطالعہ کرنا جو
عادات اسلام کے خلاف نہ ہوں اُنہیں اپنانا اور اُن میں
گھل مل کر رہنا۔

مولوی رحمت علی صاحب کو فرمایا:۔

(۱) مولوی محمد صادق کو زبان سیکھنے میں مدد دینا
(۲) زیرِ تبلیغ لوگوں سے واقفیت کرانا (۳) حتی الوسع
سیاسیات میں دخل نہ دینا۔ ساری توجہ اپنے مذہبی کام کی
طرف مبذول رکھنا۔

چار ماہ تک پاڈانگ میں میں مولوی صاحب کے
ساتھ رہا۔ اِس کے بعد مولوی صاحب BATAVIA
جسے اب جکارتا کے نام سے پکارتے ہیں تشریف لے گئے
اور مجھے پاڈانگ میں رہنے کے لئے ارشاد فرمایا۔ میں نے
یہاں سے ایک پندرہ روزہ رسالہ "اسلام" جاری کیا جسے
دو تین ماہ کے بعد ایک ماہوار مجلّہ کی صورت میں تبدیل

کر دیا گیا۔ ایک ماہوار ٹریکٹ "البشریٰ" شائع کرنے کی توفیق ملی جو آہستہ آہستہ ایک مجلّہ کی صورت اختیار کر گیا۔ اُدھر جاوا میں ہمارا ایک ماہوار مجلّہ سینار اسلام شائع ہو رہا تھا۔ یہ تینوں مجلّے بیک وقت نہایت قیمتی مضامین پر شائع ہوتے رہے۔

عیسائیت کا مقابلہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱) اِن مجلّوں اور رسالوں میں عیسائیت کے متعلق ٹھوس اور قیمتی مضامین شائع ہوتے رہے جس سے عیسائی پادری بعض دفعہ بہت برہم ہوتے چنانچہ ایک دفعہ ایک پادری نے مجھے لکھا جو مضامین "اسلام" میں آپ کے نام سے شائع ہو رہے ہیں مَیں مان نہیں سکتا کہ وہ خود آپ کے لکھے ہوتے ہیں، اگر وہ مضامین آپ خود لکھتے ہیں تو مَیں آپ کو دس سوال بھجوا رہا ہوں آپ اِن کا جواب دیں تا معلوم ہو سکے کہ آپ بائیبل سے واقفیت رکھتے ہیں۔ جب ان کا جواب دیا گیا تو وہ خاموش ہو گیا۔

(۲) پاڈانگ میں ایک عیسائی پادری گلتھم ہم سے گفتگو کرتا رہا اور نوبت باتیجا رسید کہ وہ نماز ہمارے ساتھ پڑھنے لگ گیا۔ جب اُن کے مشن کو اِس امر کا علم ہوا تو اُسے وہاں سے تبدیل کر دیا۔

(۳) ایک دفعہ میدان شہر میں تین عیسائیوں سے اِس موضوع پر گفتگو ہوئی "کس مذہب میں سلامتی کے نشان پائے جاتے ہیں۔ اسلام میں یا عیسائیت میں" اِس مباحثہ کا نتیجہ یہ نکلا کہ دو آدمی ان میں سے عیسائیت سے تائب ہو گئے۔

(۴) ایک بار چند غیر از جماعت دوستوں کے ساتھ مَیں میدان شہر کے گرجا میں گیا جہاں ایک بڑے پادری صاحب لیکچر دے رہے تھے مجھے دیکھ کر اسلام پر حملے کرنے لگ گئے کہ بائیبل کی رُو سے کوئی نبی ایک سے زیادہ عورتوں سے نکاح نہیں کر سکتا ایک سے زیادہ بیویاں کرنا زنا کے مترادف ہے۔ لیکچر کے خاتمہ پر مَیں نے پادری کی اجازت سے سوال کیا نبی داؤد علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کی ایک سے زیادہ بیویاں تھیں۔ کیا نعوذ باللہ انہوں نے زنا کیا تھا؟ پادری صاحب کہنے لگے محمد صادق تمہارے داڑھی کے بال سفید ہو جائیں گے لیکن تمہیں بائیبل میں سے یہ نہیں مل سکے گا کہ داؤد نبی تھے وہ ایک راجا تھے اور تمہارے سر کے بال سفید ہو جائیں گے تمہیں یہ بائیبل سے نہیں ملے گا کہ ابراہیم نبی تھے۔ اسی وقت مَیں نے بائیبل منگوائی اور اعمال ۳/۲ کا حوالہ نکال کر دکھایا جس میں داؤد علیہ السلام کو نبی کہا تھا اور پیدائش ۲۰/۷ میں سے حضرت ابراہیمؑ کے متعلق نبی کا لفظ دکھایا۔

اِس پر وہ پادری بہت شرمندہ ہوا اور ۲/۲۲ غیر از جماعت افراد جو میرے ساتھ تھے جماعت میں شامل ہو گئے اور عیسائیوں میں وہیں تعدد ازدواج کے بارہ میں جھگڑا شروع ہو گیا۔

(۵) ایک دفعہ ایک پادری کی اہلیہ نے اپنے خاوند کے سامنے مجھے کہا کہ قرآن مجید ایک ایسی کتاب ہے جسے شریف عورتیں پڑھتے ہوئے شرماتی ہیں

کیونکہ اس میں حیض وغیرہ کے مسائل درج ہیں لیکن ہماری بائیبل ایک پاک کتاب ہے جسے ہر مرد اور عورت بلا کسی ہچکچاہٹ کے پڑھ سکتا ہے۔ اس پر میں نے اسے حزقیل کی کتاب کی فصل ۲۳ کھول کر دی اور کہا کہ مہربانی کر کے مجھے یہ فصل ذرا سنا دو اس نے اسے پڑھنا شروع کیا ہی تھا کہ چھوڑ کر اندر بھاگ گئی۔ میں نے اسے بار بار بلایا مگر اسے جرأت نہ ہوئی کہ وہ اپنے خاوند کے سامنے مجھے اپنی مقدس بائیبل کی فصل سناتے۔ یہ فصل ایسے الفاظ پر مشتمل ہے کہ کوک شاستر بھی اس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

(باقی)

جو غلط فہمی دور کرنے کے لئے یہ کتاب بہت مفید ہے۔

اللہ تعالیٰ مبشر احمد صاحب راجیکی اور وقف جدید کو جزائے خیر دے کہ انہوں نے حضرت مولانا راجیکی صاحبؓ کے افاضات کو جمع کر کے شائع کیا۔

ہر قسم کی پراپرٹی کی خرید و فروخت کے لئے آپ کا اپنا
با اعتماد ادارہ
بلال اسٹیٹس رجسٹرڈ اقصیٰ روڈ ربوہ
فون آفس ۵۰۸ رہائش ۴۵

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے
راجپوٹ پراپرٹی ڈیلرز
افضل مارکٹ گولبازار ربوہ

تبصرہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فیضانِ نبوت کے عنوان کے تحت حضرت مولانا غلام رسول صاحبؓ راجیکی کے افاضات کی تالیف اُن کے صاحبزادہ مبشر احمد صاحب راجیکی نے کتابی صورت میں کی ہے۔ اسے وقف جدید انجمن احمدیہ نے شائع کیا ہے۔ کتاب قریباً دو صد صفحات پر مشتمل ہے۔ ٹائیٹل پیج رنگین اور دیدہ زیب ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے بارہ میں یہ غلط فہمی پھیلائی جاتی ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتی حالانکہ بانی سلسلہ نے شرائط بیعت میں اس امر کو شامل فرمایا ہے کہ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین یقین کریں۔ جس شخص نے شریعت غرا کا جوا اپنی گردن پر رکھا ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونے سے کیونکر انکار کر سکتا ہے کہ قرآن نے آپؐ کو خاتم النبیین کہا ہے۔

باقی رہا یہ امر کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں کوئی نبی کا لقب پا سکتا ہے یا نہیں تو تمام مسلمان یہ امر تسلیم کرتے ہیں اور یہ اُن کے عقیدہ کا جزو ہے کہ مسیح آئیں گے اور نبی ہوں گے ہاں نئی شریعت وہ لے کر نہ آئیں گے۔ اس مسئلہ کو سمجھنے کے لئے یہ بنیادی امر ہے۔ کتاب کے آغاز میں ہی حضرت مولوی راجیکی صاحب کی دیوبندی علماء سے گفتگو میں یہی امر زیر بحث رہا مسئلہ نبوت میں غیر از جماعت احباب کی

منافع بخش انوسٹمنٹ

کراچی میں جائیداد خریدنے کا نادر موقع

اگر آپ اپنا روپیہ محفوظ کرنا چاہتے ہیں تو کراچی میں جائیداد خرید لیجئے۔ امید ہے انشاء اللہ تعالیٰ چند سالوں میں اس جائیداد کی قیمت بہت بڑھ جائے گی ہماری خدمات سے فائدہ اٹھائیں۔

خورشید سنز۔ نشانِ رحمت

P.E.C.H.S. بلاک نمبر 2-202-2/A

کراچی 29 فون 432776

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجنبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبر 64500

کو یاد رکھیں

ہر قسم کی عمارتی لکڑی

دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پرٹل کے لئے

ہمارے ہاں رجوع فرمائیں

سٹار سٹور

۵۳۔ فیروز پور روڈ

بالمقابل تھانہ اچھرہ لاہور

فون نمبر ۴۱۰۶۱۷

حکیم نظام جان صاحب (مرحوم) کے

مشہور مجرب

۱۹۱۱ء سے شہرۂ آفاق

حبِ اطہر مکمل کورس پچیس روپے

تریاق اولاد گولیاں مکمل کورس تیس روپے

زد جامِ عشق ایک ماہ کیلئے تیس روپے

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۱

فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

نگران۔ حکیم عبد الحمید (دہلوی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کپڑے کی مشہور دکان

الفردوس

۸۵۔ بی۔ انارکلی۔ لاہور

الفردوس شال مرچنٹ

ہمارے ہاں ہر قسم کی گرم کشمیری کامدار شالیں، زنانہ و مردانہ دُھتے اور گرم مرینہ تھوک و پرچون واجبی داموں پر دستیاب ہیں۔ نیز ریڈی میڈ کُرتے، شلواریں، سُوٹ وغیرہ بھی ہر قسم مل سکتے ہیں۔

الفردوس شال مرچنٹ

۸۵۔ انارکلی۔ لاہور

ہر قسم کی

کاغذ، بکس بورڈ اور گتّہ

بارعایت خریدنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں

اور دعا فرمائیں

مقبول پیپر مارٹ

گنپت روڈ لاہور

فون ۶۳۸۲۹

گھر ملک عبداللطیف سنگوہی۔ فون ۶۳۵۱۶

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کیلئے

اپنے معروف ادارہ

پاک لمبر

۲۵۔ نیو ٹمبر مارکیٹ

راوی روڈ۔ لاہور

فون دُکان ۶۲۶۱۸

فون رہائش ۵۳۵۰۰

کو یاد رکھیں

ہر قسم کے

کاروں اور جیپوں کی کمانیوں اور بیٹوں

نیز

سلنسر بکس اور سلنسر پائپ

کیلئے

ہماری خدمات سے فائدہ اُٹھائیں

میاں بھائی آٹو سٹور

۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور

فون ۳۶۱۴۶۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آپ کو معلوم ہی ہے؟
کہ
حضرت خلیفۃ المسیح اوّل کے مشہور شاگرد
حکیم نظام جان صاحب (مرحوم)
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ
ہو چکا ہے اور خط و کتابت کیلئے اب
اتنا پتہ ہی کافی ہے
مشہور دواخانہ چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ ۱۹۰
فون نمبر ۷۴۸۴۴ ربوہ فون ۶۳۸
نگران حکیم عبدالحمید (درجہ اوّل)

کراچی میں جائیداد
خریدنے کے لئے
سلطان احمد طاہر سلیمان احمد طاہر
پراپرٹی لنکس سے رابطہ پیدا کیجئے
C-25 کمرشل ایریا
ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی کراچی ۴
ٹیلیفون ۵۴۲۳۸۱ — ۵۴۲۳۸۲
۴۳۴۸۳۲

اچھوتے اور بے مثل ڈیزائنوں میں
بیاہ شادی کے لئے
جڑاؤ و سادہ سیٹ
چاندی کے خوشنما برتن، ٹی سیٹ وغیرہ
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ شاہراہِ قائدِ اعظم لاہور۔ فون ۵۲۶۲۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah